دم مدار

بیڑا پار

مدار کیا ہے

المعروف بہ

حضرت سید بدیع الدین زندہ شاہ مدار رضی اللہ عنہ

کو مدار العالمین کہنا چاہیے

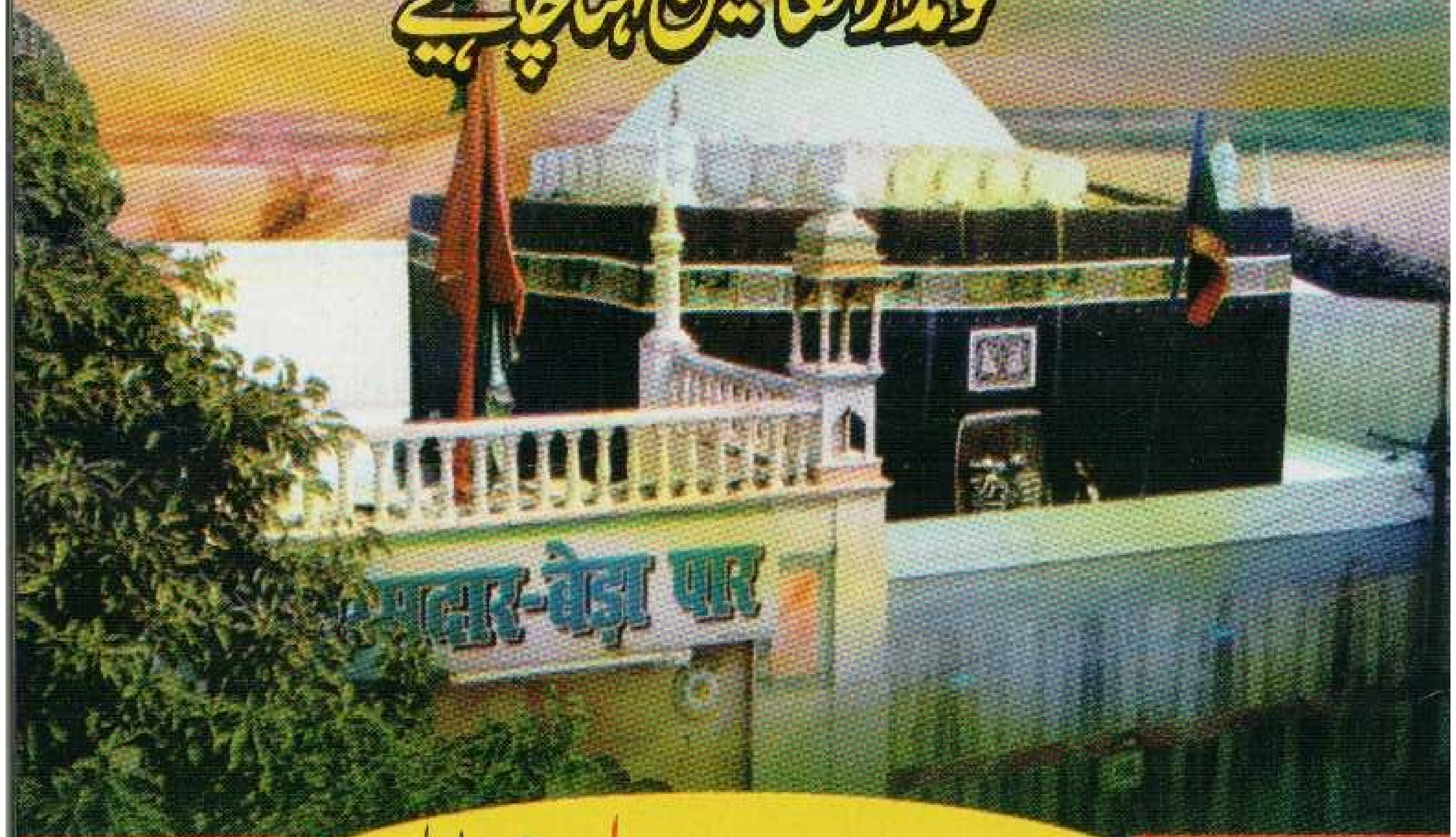

تصنیف سرکار ابوالاظہر سید منظر علی رحمۃ اللہ علیہ وقاری مداری

ناشر انجمن منظر ابوالوقار مکن پور شریف، کانپور نگر

هو البدیع

یا رب العالمین | یا رحمۃ للعالمین | یا مدار العالمین

نیاز وناز سے آگے مقام ہے انکا ☆ ☆ نظام خلق خدا نے کیا ہے ان کے سپرد
دلوں پر فرض ہوا احترام ہے انکا ☆ ☆ لقب ازل سے مدار المہام ہے انکا

مدار کیا ہے؟

المعروف بہ

حضرت سید بدیع الدین زندہ شاہ مدار رضی اللہ عنہ کو مدار العالمین کہنا چاہیے

(۱۹۸۳ء)

تصنیف

شیخ المشائخ منظر ابوالوقار پیر طریقت رہبر راہ شریعت
حضرت علامہ ومولانا سید منظر علی جعفری وقاری المداری علیہ الرحمہ والرضوان
(۱۹۵۴-۲۰۰۸)

اہتمام وتخریج

شہزادہ منظر ابوالوقار سید شاذر علی مداری

ناشر
انجمن منظر ابوالوقار
دار النور مکن پور شریف، کانپور، یو۔ پی۔ الہند، پن کوڈ: ۲۰۹۲۰۲

جملہ حقوق بہ حق ناشر محفوظ

کتاب کا نام : مدار کیا ہے؟ المعروف بہ حضرت سید بدیع الدین زندہ شاہ مدار رضی اللہ عنہ کو مدار العالمین کہنا چاہیے (۱۹۸۳ء)

تصنیف : حضرت علامہ ومولانا سید منظر علی جعفری وقاری المداری علیہ الرحمہ والرضوان

(۱۹۵۴-۲۰۰۸)

اہتمام وتخریج : شہزادہ منظر ابوالوقار سید شاذ علی مداری

پروف ریڈنگ : مولانا محمد عارف منظری مداری، فاضل جامعہ ازہر شریف، مصر

ناشر : انجمن منظر ابوالوقار مکن پور شریف

تعداد : ایک ہزار

جدید اشاعت : نومبر ۲۰۱۶ء

مطبع : المدار آفسٹ کانپور

قیمت : ۵۰/روپئے

رابطہ نمبر

+۹۱۹۹۳۵۹۳۱۷۹۱

+۹۱۹۷۹۵۶۲۱۱۳۴

+۹۱۹۵۹۸۶۴۷۹۹۳

انتساب

شاہے کہ کمالِ اسمِ اعظم با اوست
نقشِ آدم نگینہ خاتم با اوست
در ہند ظہور کرد بر نامِ مدار
حقا کہ مدار کارِ عالم با اوست

ملا علی قابلی رحمۃ اللہ علیہ

بیا کہ اوجِ کمالات را ظہور ایں جا است
بیا کہ مرجع ہر قیصر وقصور ایں جا است
جنابِ اقدسِ شاہنشہِ مدارِ جہاں
بپائے دیدہ بیا وبہبیں کہ نور ایں جا است

حضرت اورنگ زیب عالمگیر علیہ الرحمہ

مقدمہ

شہزادہ امیر الاولیاء حضرت پیر طریقت علامہ و مولانا سید اظہر علی مداری

بنائے جلوہ باری مدار العالمیں رکھ دی
دیار ہند میں کس نے مدینہ کی زمیں رکھ دی
جمال ذات تھا مشکوک ذہن اہل عرفاں میں
نقاب رخ الٹ کر تم نے بنیاد یقیں رکھ دی

(علامہ ادیب مکنپوری علیہ الرحمہ)

ہندوستان کے اول مبلغ اسلام شہنشاہ اولیاء کبار حضور سیدنا سید بدیع الدین احمد قطب المدار شامی حلبی مکن پوری رضی اللہ عنہ نے بحکم سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سرزمین ہند کو ۲۸۲ھ کے اس تاریک دور میں جب کہ یہ ہندوستان کفرستان بنا ہوا تھا، اپنے قدوم میمنت لزوم سے مشرف فرما کر اسلامی علم و آگہی سے منور فرمایا، قرآن وسنت کی تعلیمات سے روشناس کرایا، کفر وشرک کی قعر غیر متناہی میں بھٹک رہے ہندوستانیوں کو عرفان الٰہی کا جام پلا کر صراط مستقیم پر گامزن کیا اور سرزمین ہند میں اسلام کی بنیادوں کو مستحکم کر کے بعد میں آنے والے مبلغین کے لئے راستہ کو ہموار فرمایا اور آپکے بعد آنے والے مبلغین اسلام نے حق گوئی کے ساتھ اعلان فرمایا:

سدائیں گونجتی ہیں ہند میں اللہ اکبر کی
جو سچ پوچھو تو یہ صدقہ مدارالعالمین کا ہے

سرزمین ہند میں اسلام کے لئے آپ کی ذات سنگ میل کی حیثیت رکھتی تھی، ہند اور بیرون ہند میں آپ کا سلسلہ عالیہ اپنی تمام تابانیوں کے ساتھ افق عالم میں چمک رہا تھا، ۸۳۸ھ میں آپ کے اس دار فانی سے رحلت فرمانے کے بعد ہر سال سرزمین مکن پور شریف میں آپ

کے عرس کے موقعہ پر اس بے سروسامانی کے دور میں لاکھوں کی تعداد میں بندگان خدا اپنی جھولیاں پھیلائے حاضر بارگاہ ہوتے تھے جو آپ کے سلسلہ عالیہ مداریہ کے بام عروج پر ہونے کی روشن دلیل تھی، حضرت دارہ شکوہ علیہ الرحمہ اپنی کتاب ''سفینۃ الاولیاء'' (فارسی ص ۳۲۱-۳۲۲۔ مطبوعہ مدرسہ آگرہ، ۱۸۵۳) میں تحریر فرماتے ہیں: ہر سال در ماہ جمادی الاول کہ عرس ایشاں است قریب پنج و شش لک آدم مرد و زن صغیر و کبیر از اطراف و جوانب ہندوستان در آں روز بزیارت روضہ شریفہ ایشاں بعلمہاے بسیار جمع می شود و ہمہ نذر و نیاز می آرند و کرامات و خوارق عجیبہ و غریبہ الحال نیز نقل می کنند۔ ترجمہ: ہر سال جمادی الاول میں کہ جب آپ کا عرس ہوتا ہے (مکنپور شریف میں) قریب پانچ چھ لاکھ عورت مرد چھوٹے بڑے اطراف و جوانب ہندوستان سے ان کے روضہ شریفہ کی زیارت کے لئے بہت سے علموں کے ساتھ اکٹھا ہوتے ہیں اور سب نذر و نیاز پیش کرتے ہیں اور کرامات و خوارق عجیبہ و غریبہ اس وقت بیان کرتے۔ چودھویں صدی ہجری میں حاسدین نے حضرت میر عبدالواحد بلگرامی علیہ الرحمہ کی طرف منسوب کتاب ''سبع سنابل'' کو ذریعہ بنا کر دائرہ نصف النہار پر چمک رہے سلسلہ عالیہ مداریہ کے چاند کو گہن لگانے کی ناپاک کوشش کی تو مشائخ مکن پور شریف بالخصوص ضیغم مدار قطب عالم حضور ابوالوقار علیہ الرحمہ نے اس منصوبہ کو کچل ڈالا جس کے درد کو منافقین نے خوب محسوس کیا ان میں بچی کچی زندگی کو آپ کے سب سے بڑے صاحبزادہ شیر بیشہ اہل مداریت شیخ الہند حضور ذوالفقار علی قمر مداری علیہ الرحمہ نے ''سیف مدار'' اور ''صاعقہ برخرمن مفتیان رضویہ'' کو تصنیف فرما کر ختم کر دی۔

جب حاسدین سلسلہ عالیہ مداریہ ہر طرف سے لاچار، بے بس، مجبور اور لاجواب ہو گئے تو انہوں نے ذات قطب المدار پر حملہ کیا، قطب المدار کو مدار العالمین کہنا کفر ہے! کے فتوے صادر کئے اور مقام قطب المدار کی تنقیص بیانی کے ذریعہ عوام اہل سنت کو بہکانا شروع کر دیا تو مظہر ابوالوقار حضور ابوالاظہر نے ''مدار کیا ہے'' المعروف بہ ''حضرت سید بدیع الدین قطب

المدار کو مدار العلمین کہنا چاہئے'' تصنیف فرما کر دندان شکن جواب دیا اور مدارج اولیاء کرام بالخصوص مقام قطب المدار و مقام غوث اعظم کیا ہے سے باور فرمایا۔

حضور ابوالاظہر علیہ الرحمہ کی اس کتاب سے آپ کے تبحر علمی، تعمق نظری اور تفکر خلقی کا پتہ چلتا ہے، آپ نے اس کتاب میں اسرار و رموز کی گتھیوں کی گرہوں کو کھول کر معرفت کے موتی لٹائے ہیں، اولیاء کرام کے روحانی تعلق کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: جیسے اعضاء بدن کے درمیان رگوں کے ذریعہ رابطہ قائم ہے اگر یہ بیچ میں نہ ہوں تو ان سب میں بے تعلقی ہو جائے، ایسے ہی اولیاء اللہ کے ذریعہ نبی اور امت کے درمیان تعلق قائم ہے اگر یہ حضرات نہ ہوں تو امت اپنے پیغمبر سے بے تعلق رہ جائے، اولیاء اللہ حضور انور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا زندہ معجزہ ہیں، ان کے کمالات سے کمال مصطفوی کا پتہ چلتا ہے۔ کائنات عالم کے قرار کے متعلق تحریر کرتے ہوئے فرماتے ہیں: جیسے زمین کا قرار پہاڑوں سے ہے اگر ان پہاڑوں کی میخیں نہ ہوتیں تو زمین تھرتھراتی ایسے ہی عالم کا قرار اولیاء اللہ سے ہے، جس طرح آسمان کا قیام اور اس کی زینت چاند ستاروں سے ہے اسی طرح زمین کی بقا اور اس کی زینت اولیاء کرام سے ہے۔ مدارج اولیاء کرام خصوصاً مقام قطب المدار پر خامہ فرسائی کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں: حضور سیدنا غوث اعظم عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ'' ارشاد فرماتے ہیں: ایک قطب سولہ عالم پر متصرف و مختار ہوتا ہے، جس کا ایک عالم اتنا بڑا ہے کہ ہمارے اس زمین و آسمان اور جو کچھ اس کے درمیان ہے اسے احاطہ میں لے لے۔ (در المنظم فی مناقب غوث اعظم، ص ۵۸) اس عبارت سے واضح ہو جاتا ہے کہ قطب صرف ایک عالم کا نہیں ہوتا بلکہ وہ سولہ ایسے عالموں کا قطب ہوتا ہے جس کے ایک عالم کی وسعت کا عالم یہ ہے کہ زمین و آسمان اور جو کچھ اس کے درمیان ہے اسے اپنے احاطے میں لے لے۔

جب یہ بات ذہن نشیں ہو گئی تو پھر آگے نحوی اعتبار سے لفظ ''مدار العالمین'' کی تحلیل

کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں کہ لفظ 'مدار' مضاف ہے اور 'عالمین' حالت جری میں عالم کی جمع مذکر سالم ہے، یعنی تمام عالم کا مدار، یہ لفظ عربی کا ہے اور استعمال اردو میں بھی ہوتا ہے اگر عربی میں کہنا چاہیں گے تو پھر اس کے علاوہ کوئی چارہ نہیں ہوگا۔ مزید وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: مدار ایک کلمہ ہے جو منتہائے ولایت کا درجہ ہے، تمام عالم پر اس کا تصرف و فیض عام ہوتا ہے، شیخ محی الدین ابن عربی علیہ الرحمہ کا حوالہ دیتے ہوئے فرماتے ہیں: قطب مدار سے مرکز عالم قائم ہے۔ اللہ تعالیٰ سرکار امیر الاولیاء کی اس تصنیف لطیف کے صدقہ ہم سب کو جملہ اولیاء کرام کی سچی محبت و عقیدت عطا فرمائے بالخصوص سرکار زندہ شاہ مدار علیہ الرحمۃ والرضوان کی تعظیم و توقیر اور عظمت و رفعت پہچاننے کی توفیق عطا فرمائے۔

خاکپائے مدار العالمین

سید اظہر علی مداری

تقریظ جلیل

پیر طریقت حضرت علامہ ومولانا قاری الحاج سید محضر علی جعفری مداری
ادام اللہ ظلہ العالی بالصحۃ والسلامۃ

مولائی ابوالانوار شیخ الہند سید ذوالفقار علی قمر وقاری مداری رحمۃ اللہ علیہ اکثر اوقات ایک قول بیان فرماتے تھے: حضرت سیدنا معروف کرخی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر کسی نے علم تصوف حاصل کیا اور علم شریعت سے لا بلد رہا وہ زندیق ہے اور اگر علم شریعت حاصل کیا اور علم تصوف سے دور رہا تو ایسا شخص گمراہ ہے، جس نے دونوں علوم پر کامل دسترس حاصل کی وہ محقق ہے۔اس قول کی روشنی میں جنہوں نے دونوں علوم حاصل کئے انہیں کا شمار علماء ربانیین میں ہوتا ہے، حضرت مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں:

مولوی ہرگز نہ شد مولائے روم
تا غلام شمس تبریزی نہ شد

جو بھی علماء ربانیین، محققین اور صوفی علماء گزرے ہیں انہوں نے کبھی بھی اصطلاحات تصوف میں دخل اندازی نہ کی، صدیوں سے اکابر اولیاء کرام میں کچھ اولیاء اللہ کو غوث العالمین، اشرف العالمین، وارث العالمین، مخدوم العالمین، مدار العالمین، علماء العالمین، قطب الوریٰ، غوث الوریٰ، قطب کونین، مدار کونین، مدار المہام، مدار عالم، قطب عالم، ان القابات سے یاد کیا اوران القابات کو تحریر بھی فرمایا ہے۔

جب ابن قیم جوزیہ نے اولیاء کرام کے متعلق جو احادیث تھیں، ان کا انکار کیا تو حضرت امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ نے ایک رسالہ تحریر کیا، جس میں انہوں نے اولیاء کرام سے متعلق معتبر احادیث کو تحریر فرمایا، اسی رسالے سے کچھ احادیث وآثار نقل کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں:

﴿حسن بصری رحمہ اللہ کی حدیث مرسل﴾

امام ابن ابی الدنیا رحمہ اللہ ”کتاب السخاء“ میں فرماتے ہیں:
ثنا اسماعیل بن ابراهیم بن بسام ،ثنا صالح المزی ،عن الحسن ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال: ”ان بدلاء امتی لم یدخلوا الجنة بکثرة صلاتهم ولا صیامهم ولکن دخلوها بسلامة الصدور وسخاوة انفسهم“۔

حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے مروی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ((میری امت کے ابدال اپنی کثرت نماز اور روزہ کی وجہ سے جنت میں داخل نہیں ہوں گے، بلکہ سلامتی صدر اور سخاوت قلب کی وجہ سے داخل ہوں گے۔))

﴿اثر حسن بصری رحمہ اللہ﴾

امام ابن عساکر رحمہ اللہ نے حضرت حسن بصری رحمہ اللہ کی روایت تخریج کی ہے آپ فرماتے ہیں: ”**لن تخلو الأرض من سبعین صدیقاً**

وهم الأبدال لايهلك منهم رجل إلا أخلف الله مكانه مثله ، أربعون بالشام ،وثلاثون من سائر الأرضين''

((زمین کبھی بھی ستر صدیقوں سے خالی نہیں رہے گی اور یہی لوگ ابدال ہیں، ان میں سے جوں ہی کسی کا انتقال ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی جگہ اسی کے مثل کو مقرر کردیتا ہے، چالیس ابدال ملک شام میں اور تیس پوری روئے زمین میں ہیں))

﴿حدیث انس رضی اللہ عنہ﴾

حکیم ترمذی ''نوادر الاصول'' میں فرماتے ہیں: ثنا عمر بن یحی بن نافع الأیلي (ح) نیز ابن عدی، ابن شاہین اور حافظ ابو محمد الخلال نے اپنی کتاب ''کرامات الاولیاء'' میں فرمایا ہے: ثنا محمد بن زهير بن الفضل الأيلي ثنا عمر بن يحيٰ بن نافع ،ثنا العلاء بن زيدل،عن أنس بن مالك،عن النبي صلى الله عليه وسلم قال:''البدلاء اربعون رجلاً اثنان وعشرون بالشام ،وثمانية عشر بالعراق كلما مات منهم واحد ابدل الله مكانه آخر فاذا جاء الأمر قبضوا كلهم فعند ذالک تقوم الساعة''۔

(حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''ابدال چالیس ہیں، ان میں سے بائیس

ملک شام میں اور اٹھارہ عراق میں رہتے ہیں، جب ان میں سے کوئی ایک انتقال کر جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی جگہ کسی دوسرے کو ابدال مقرر فرما دیتا ہے اور جب اللہ تعالیٰ کے حکم سے ان سب کی روح قبض کر لی جائے گی تو اسی وقت قیامت بپا ہو جائے گی۔

﴿حديث على ضى الله عنه﴾

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ اپنی مسند میں فرماتے ہیں: ''ثنا ابو المغيرة،ثنا صفوان،عن شريح بن عبيد قال : ذكر أهل الشام عند علي بن أبي طالب،وهو بالعراق فقالوا: ألعنهم يا امير المومنين قال: لا! سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول:''الأبدال بالشام وهم أربعون رجلاً كلما مات رجل أبدل الله مكانه رجلاًيسقي بهم الغيث،وينتصر بهم على الأعداء ويصرف عن أهل الشام بهم العذاب.''

((حضرت شریح بن عبید فرماتے ہیں: ''عراق میں حضرت علی ابن ابی طالب (رضی اللہ عنہ) کے سامنے اہل شام کا ذکر ہوا تو لوگوں نے کہا: اے امیر المومنین! آپ ان پر لعنت بھیجئے!! حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں۔ میں نے اللہ کے رسول ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: ملک شام میں چالیس ابدال رہتے ہیں، جب ان میں سے کوئی ایک انتقال فرماتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی جگہ

دوسرے شخص کو اس مقام پر فائز فرمادیتا ہے، اللہ تعالیٰ ان کے صدقہ وتوسل سے اہل شام کو بارش سے سیرابی، دشمنوں پر فتح وغلبہ اور عذاب سے محفوظ رکھتا ہے))

﴿حدیث حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ﴾

امام حکیم ترمذی (رحمہ اللہ) "نوادر الاصول" میں فرماتے ہیں: ثنا أبي، ثنا سليمان، ثنا إسحق بن عبدالله بن أبي فروة، عن محمود بن لبيد، عن حذيفة بن اليمان قال: "الأبدال بالشام وهم ثلاثون رجلاً على منهاج إبراهيم، كلما مات رجل أبدل الله مكانه آخر، عشرون منهم على منهاج عيسى بن مريم، وعشرون منهم قد اوتوا من مزامير آل دائود".

((حضرت محمود بن لبید حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "ملک شام میں تیس ابدال حضرت ابراہیم علیہ السلام کے طریقے پر ہیں، جب ان میں سے کوئی ابدال انتقال کر جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی جگہ دوسرا ابدال مقرر فرمادیتا ہے اور ان میں سے بیس حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے طریقے پر ہیں، نیز ان میں سے بیس ابدال کو مزامیر آل داؤد عطا کیے گئے ہیں۔))

﴿حدیث عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ﴾

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ اپنی مسند میں فرماتے ہیں: ثنا عبدالوهاب بن عطاء، أنا الحسن بن ذكوان، عن عبدالواحد بن قيس، عن عبادة بن الصامت عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: "الأبدال في هذه الأمة ثلاثون مثل إبراهيم خليل الرحمن كلما مات رجل أبدل الله مكانه رجلا".

((حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "اس امت میں ابراہیم خلیل اللہ (علیہ السلام) جیسے تیس ابدال ہیں جب ان میں سے کسی ایک کا انتقال ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی جگہ کسی دوسرے کو ابدال مقرر فرمادیتا ہے))

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ "الزهد" میں فرماتے ہیں: ثنا عبدالرحمن، ثنا سفيان، عن الأعمش، عن المنهال بن عمرو، عن سعيد بن جبير، عن ابن عباس قال: "ما خلت الأرض من بعد نوح من سبعة يدفع الله بهم عن أهل الأرض".

((حضرت سعید بن جبیر حضرت ابن عباس (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "حضرت نوح علیہ السلام کے بعد زمین سات ایسے افراد سے کبھی خالی نہیں رہی جن کی برکتوں کے صدقہ اللہ تعالیٰ اہل زمین کا دفاع فرماتا ہے))

﴿حدیث عوف بن مالک رضی اللہ عنہ﴾

امام طبرانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ثنا ابو زرعة عبدالرحمن ابن عمرو الدمشقی، ثنا محمد بن المبارک الصوری، ثنا عمرو بن واقد، عن یزید بن ابی مالک، عن شهر بن حوشب قال: لما فتحت مصر سبوا اهل الشام، فاخرج عوف بن مالک راسه من برنسه، ثم قال: یا اهل مصر! انا عوف بن مالک لا تسبوا اهل الشام فانی سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول: " فیهم الابدال بهم تنصرون وبهم ترزقون"۔

حضرت شہر بن حوشب فرماتے ہیں: جب مصر فتح ہوا تو لوگ اہل شام کو گالی دینے لگے تو حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ نے چادر سے اپنا سر باہر نکالا اور فرمایا: اے مصر کے لوگو! میں عوف بن مالک ہوں، اہل شام کو گالی مت دو، بے شک میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے: اہل شام میں ابدال ہیں، انھی کے توسل سے تمہاری مدد کی جاتی ہے اور انہیں کے صدقہ تمہیں رزق دیا جاتا ہے۔))

﴿حدیث ابن مسعود رضی الله عنه﴾

امام ابو نعیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ثنا محمد بن احمد بن الحسن، ثنا محمد بن السری القنطری، ثنا قیس بن ابرهیم بن قیس السامری، ثنا عبدالرحیم بن یحی الارمنی، ثنا عثمان بن عمارة

، ثنا المعافی بن عمران، عن سفیان الثوری، عن منصور، عن ابراهیم، عن الاسود، عن عبدالله قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: "ان لله عز وجل فی الخلق ثلاثمائة قلوبهم علی قلب آدم علیه السلام، ولله فی الخلق اربعون قلوبهم علی قلب موسی علیه السلام، ولله فی الخلق سبعة قلوبهم علی قلب ابراهیم علیه السلام، ولله فی الخلق خمسة قلوبهم علی قلب جبرئیل علیه السلام، ولله فی الخلق ثلاثة قلوبهم علی قلب میکائیل علیه السلام، ولله فی الخلق واحد قلبه علی قلب اسرافیل علیه السلام، فاذا مات الواحد ابدل الله مکانه من الثلاثة و اذا مات من الثلاثة، ابدل الله مکانه من الخمسة، و اذا مات من الخمسة ابدل الله مکانه من السبعة، واذا مات من السبعة ابدل الله مکانه من الاربعین، و اذا مات من الاربعین ابدل مکانه من الثلاثمائة، واذا مات من الثلاثمائة ابدل الله مکانه من العامة، فبهم یحی و یمیت و یمطر وینبت ویدفع البلاء، قیل لعبدالله بن مسعود و کیف بهم یحی و یمیت ؟ قال: لانهم یسئلون الله اکثار الامم فیکثرون و یدعون علی الجبابرة فیقصمون و یستسقون فیسقون ویسئلون فتنبت لهم الارض ویدعون فیدفع

بهم انواع البلاء"۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ((اللہ کی مخلوق میں تین سو برگزیدہ بندے ایسے ہیں جن کے دل قلب آدم علیہ السلام سے اکتساب فیض کرتے ہے، اللہ کے چالیس برگزیدہ بندے ایسے ہیں جن کے دل حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قلب سے اکتساب فیض کرتے ہیں، اللہ کے سات برگزیدہ بندے ایسے ہیں جن کے دل حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دل سے اکتساب فیض کرتے ہیں، اللہ کے پانچ ایسے برگزیدہ بندے ہیں جن کے قلوب حضرت جبریل علیہ السلام کے قلب سے اکتساب فیض کرتے ہیں، اللہ کے تین ایسے برگزیدہ بندے ہیں جن کے دل قلب مکائیل علیہ السلام سے اکتساب فیض کرتے ہیں اور اللہ کا ایک ایسا جلیل القدر بندہ ہے جس کا دل حضرت اسرافیل علیہ السلام کے قلب سے اکتساب فیض کرتا ہے۔ جب اس ایک اللہ والے کا انتقال ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کمی کی تین سے بھرپائی فرمادیتا ہے جب تین میں سے کسی کا انتقال ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ پانچ میں سے اس کی بھرپائی فرمادیتا ہے، جب پانچ میں سے کسی کا انتقال ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ سات میں سے کسی کو اس کی جگہ مقرر فرمادیتا ہے، جب سات میں سے کوئی وفات پاتا ہے تو اللہ تعالیٰ چالیس میں سے ایک کو اس کا بدل بنادیتا ہے، جب چالیس میں سے کوئی ایک انتقال کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ تین سو میں سے کسی

ایک کو وہ مقام عطا فرما کر اس کمی کی بھرپائی فرماتا ہے اور جب ان تین سو میں سے کسی کا انتقال ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ عامۃ الناس میں سے کسی کو اس کا بدل بنادیتا ہے۔ انہیں برگزیدہ بندوں کی برکتوں سے اللہ تعالیٰ مارتا اور جلاتا ہے، انہیں کے توسل سے بارش کا نزول فرماتا ہے اور پیڑ پودے اگاتا ہے اور انہیں کی برکتوں سے بہت ساری مصیبتوں کو پھیر دیتا ہے)) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا کہ اللہ تعالیٰ ان کے ذریعے کیسے مارتا اور جلاتا ہے؟ فرمایا: کیوں کہ وہ اللہ تعالیٰ سے امت کی زیادتی اور کثرت کی دعا کرتے ہیں تو امت کے افراد میں اضافہ کر دیا جاتا ہے اور وہ جابر وظالم کے لئے دعائے بد کرتے ہیں تو ظالم وجابر کا نام ونشان مٹا دیا جاتا ہے، وہ باران رحمت کی دعا کرتے ہیں تو پانی سے سیراب کر دیا جاتا ہے، وہ بارگاہ یزدی میں دعا گو ہوتے ہیں تو زمین ان کے لیے پیڑ پودے اگا دیتی ہے اور وہ دعا کرتے ہیں تو بہت ساری بلائیں ٹال دی جاتی ہیں))

امام ابن ابی الدنیا فرماتے ہیں: ثنا محمد بن ادريس ابو حاتم الرازی، ثنا عثمان بن مطيع، ثنا سفيان ابن عيينة قال: قال ابو الزناد لما ذهبت النبوة و كانوا اوتاد الارض، اخلف الله مكانهم اربعين رجلاً من امة محمد صلى الله عليه و آله وسلم يقال لهم الأبدال، لايموت الرجل منهم حتى ينشي الله مكانه آخر، يخلفه

وھم أوتاد الأرض، قلوب ثلاثین منھم علی مثل یقین إبراھیم ،لم یفضلوا الناس بکثرۃ الصلاۃ ولا بکثرۃ الصیام ولابحسن التخشع ولابحسن الحلیۃ ولکن بصدق الورع وحسن النیۃ وسلامۃ القلوب والنصیحۃ لجمیع المسلمین ابتغاء مرضاۃ اللہ بصبر حلیم ولب رحیم وتواضع في غیر مذلۃ لایلعنون أحداً ولایؤذون أحداً ولا یتطاولون علی أحد تحتھم ولا یحقرونہ ولایحسدون أحداً فوقھم لیسوا بمتخشعین ولا متماوتین ولامعجبین ولایحبون لدنیاولایحبون الدنیالیسوا الیوم في وحشۃ ولاغداً في غفلۃ۔''

حضرت سفیان بن عیینہ فرماتے ہیں کہ ابوالزنادرحمہ اللہ نے فرمایا:((جب نبوت کا دروازہ بند ہوگیا—اور انبیا علیہم الصلاۃ والسلام زمین کے اوتاد ہوا کرتے تھے-تو اللہ تعالیٰ نے امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے چالیس لوگوں کوان کا جانشین بنایا، جنھیں ابدال کہا جاتا ہے،ان میں سے جوں ہی کوئی وفات پاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی جگہ دوسرے شخص کو مقرر فرما کر اس کا جانشین بنادیتا ہے اور اب یہی لوگ زمین کے اوتاد ہیں، ان میں سے تیس ابدال کے دلوں میں حضرت ابراہیم علیہ السلام جیسا یقین ہے، یہ حضرات بوجہ کثرت صوم وصلاۃ لوگوں پر فضیلت رکھتے ہیں اور نہ ہی حسن خشوع وحسن صورت کی وجہ سے، بلکہ ان کی

افضلیت صدق زہد و ورع، حسنِ نیت، سلامتی قلوب، خالصاً لوجہ اللہ تمام مسلمانوں کے ساتھ خیر خواہی کرنے اور مقام ذلت کے علاوہ ہر جگہ تواضع اختیار کرنے کی وجہ ہے، یہ حضرات کسی پر لعن وطعن نہیں کرتے، کسی کو اذیت نہیں پہنچاتے، اپنے ماتحت میں سے کسی پر زیادتی کرتے اور نہ ہی تحقیر کرتے اور اپنے سے اعلیٰ تر شخصیت سے حسد نہیں رکھتے، وہ دکھاوے کے لیے خشوع اختیار کرتے اور نہ ضعف کا اظہار کرتے ہیں، اتراتے نہیں، دنیا کی وجہ سے کسی سے محبت کرتے ہیں اور نہ ہی دنیا سے محبت کرتے ہیں، آج وہ لوگ کسی وحشت میں ہیں اور نہ ہی کل وہ کسی غفلت میں رہیں گے))

منظر ابوالوقار سید منظر علی میاں جعفری وقاری مداری علیہ الرحمۃ والرضوان نے جن کتابوں کے حوالہ سے مدار العالمین کہنے کے مسئلہ میں تحریر کیا ہے، وہ حوالہ جات کافی ہیں، جیسے کہ حضرت عبدالعزیز محدث دہلوی کی تفسیر عزیزی ایک آیت کی تفسیر ﴿یوم ترجف الارض والجبال وکانت الجبال کثیبا مھیلا﴾ (جس دن زمین اور پہاڑ تھرائیں گے اور پہاڑ روئی کے گالے کی طرح اڑیں گے) گویا زمین اور آسمان سب درہم برہم ہو جائیں گے جب قطب المدار اپنے زیر دست اولیاء کرام کو لے کر مفقود ہو جائے گا، قطب المدار کی موت قیام قیامت کا باعث ہے، جس ذات پر قیام قیامت ہے اس ذات کو مدار العالمین نہیں تو کیا کہا جائے گا؟

حضرت محمد جعفر ابن مکی رحمہ اللہ "بحر المعانی" میں فرماتے ہیں: قطب المدار جب اپنے ماتحتوں، اغواث واقطاب، نجباء ونقباء، اوتاد وابدال کو لے کر مفقود ہو جائے گا تو قیامت آجائے گی۔

حضرت داؤد قیصری رحمہ اللہ نے فرمایا: قطب المدار کے وجود کی برکت سے دنیا اور آخرت کے قیام کا مدار ہے۔

حضرت ہجویری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: قطب المدار کے ہاتھوں میں کائنات عالم کی باگڈور ہوتی ہے۔

مراۃ الاسرار میں تحریر ہے:: قطب عالم ایک ہوتا ہے، تمام عالم کے موجودات کا وجود اسی کے وجود سے وابسطہ ہوتا ہے، اس کتاب کی عبارتیں اتنے مستند صوفیاء بزرگوں کی ہیں کہ کوئی محقق عالم، مدار العالمین کہنا کفر تو دور کی بات غیر مناسب کہے گا نہ لکھے گا۔

قرآن عظیم میں اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ﴿یا بنی اسرائیل اذکروا نعمتی التی انعمت علیکم وانی فضلتکم علی العالمین﴾ اس آیت میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے انبیاء بنی اسرائیل کو نہیں بلکہ امت انبیاء بنی اسرائیل کو عالمین پر فضیلت بخشی ہے، امت انبیاء بنی اسرائیل کو عالمین پر فضیلت اللہ نے بخشی، امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اگر قطب الاقطاب، فرد الافراد، قطب الارشاد، قطب المدار کو علماء ربانیین نے

مدار العالمین لکھا اور کہا تو یہ کفر کیسے ہو سکتا ہے؟ جو تفسیر وتاویل امت انبیاء بنی اسرائیل کے لئے ہو وہ یہاں مدار العالمین کہنے میں کیوں نہیں؟ جو لوگ مدار العالمین کہنے کو کفر کہتے ہیں ان کے لئے اس کے سوا کیا کہا جا سکتا ہے:

لاکھ بڑھ بڑھ کے لگاتے رہے فتوے مفتی
تیرا رتبہ کسی حاسد کے گھٹائے نہ گھٹا

عزیزم مولانا محمد عارف منظری مداری فاضل جامعہ ازہر نے اتنی کم عمر میں کئی کتابوں کا عربی سے اردو ترجمہ کیا اور کئی کتابوں کے مصنف ومؤلف ہیں۔ یہ کتاب جو منظر ابوالوقار نے تحریر فرمائی تھی اس کو دوبارا شائع کیا اور منظر ابوالوقار کے سوانح کے متعلق ایک کتاب زیر طباعت ہے، اللہ تعالیٰ ان کی قلمی کاوشوں میں اضافہ فرمائے جو دنیا اور آخرت میں بھلائی کا سبب بنے۔

گدائے کوچہ قطب المدار

سید محضر علی مداری

دعائیہ کلمات

شہزادہ امیر الاولیاء علامہ ومولانا پیر طریقت سید اظہر علی مداری حفظہ اللہ

سلسلہ عالیہ مداریہ اور سرزمین مکن پور شریف کی خدمات جلیلہ افق عالم میں پھیلی ہوئی ہیں اور کرہ ارض کا احاطہ کئے ہوئے ہیں، دینی، ملی، ملکی، اقتصادی، روحانی ہر جہت سے سلسلہ عالیہ کی خدمات روز روشن کی طرح ہیں۔ ﴿ان الاحسان الا الاحسان﴾ احسان کا بدلہ احسان ہے۔ ﴿من لم یشکر الناس لم یشکر اللہ﴾ جو لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ اللہ کا شکر گزار بندہ نہیں بن سکتا، اہل تصوف جو کہ اہل حق ہیں اس حکم ربانی اور ارشاد سیاح لامکانی سے ایک لحہ بھی غفلت نہیں برتتے، ہر وقت ہر لحہ اپنے محسن کے ذکر اور نسبتوں کے اظہار کو اپنے لئے زاد آخرت تصور کرتے ہیں، حق بیانی اور کشادہ قلبی سے کام لیتے ہیں، کبھی کسی کی ترقی اور شہرت سے حسد نہیں کرتے بلکہ سراپا خلوص بن کے اس کے لئے دعائیں کرتے ہیں۔ پوری دنیا کو اسلام وایقان کی دولت لٹانے والے صوفیاء عظام کا یہی وطیرہ رہا ہے اور ہے انشاء اللہ صبح قیامت تک رہے گا، جس کا جو مقام ہے اس سے باور کراتے رہے ہیں ، یہی کچھ حال ہندوستان میں صوفیاء کرام کا تھا اور ہے۔

صدائیں گونجتی ہیں ہند میں اللہ اکبر کی
جو سچ پوچھو تو یہ صدقہ مدار العالمیں کا ہے

علامہ نیاز مکن پوری حضرت اورنگزیب عالمگیر علیہ الرحمہ کے فارسی اشعار کی ترجمانی کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

ہر اوج ہر کمال کا مظہر ہے اس جگہ
امید گاہ شاہ و تونگر ہے اس جگہ
آنکھوں کے بل دیار مدار جہاں میں آؤ
دیکھو تو نور خالق اکبر ہے اس جگہ

والد محترم مرشدی ومولائی رئیس الاتقیاء حضور ابوالاظہر سید منظر علی علیہ الرحمہ والرضوان نے ۱۹۸۳ء میں ''مدار کیا ہے'' المعروف بہ ''حضور سیدنا بدیع الدین قطب المدار رضی اللہ عنہ کو مدار العالمین کہنا چاہئے'' تحریر فرمائی تھی، جس میں حاسدین ومخالفین کے لئے سنجیدگی سے سوچنے اور سمجھنے کی دعوت فکر ہے تو محبین اولیاء کرام کے لئے روشن دلائل موجود ہیں، یہ کتاب جس وقت لکھی گئی تھی اس دور کے فتنوں کے سد باب کے لئے نہایت مؤثر ثابت ہوئی تھی اور آج اس الحاد و بے دینی اور تصوف سے گریزاں دور میں اس کی افادیت واہمیت اپنی جگہ مسلم ہے، علم اور مطالع سے دور اس پرفتن دور میں اس کتاب کی دوبارا اشاعت نہایت ضروری تھی، کہ پیٹ پالنے اور مطلب کی روٹی سیکنے میں لگے کچھ ناعاقبت اندیش حضرات

اس بات کی طرف بھی نہیں سوچتے کہ کہیں ہمارا حسد اور کینہ زوال ایمان اور خاتمہ بالشر کا سبب نہ بن جائے اور بارگاہ رب العالمین اس کے محبوب رحمۃ للعالمین اور محبوب کے محبوب مدارالعالمین کی بارگاہ میں شرمندگی اٹھانے کا ذریعہ نہ بن جائے، اسی سوچ اور فکر میں عزیز از جاں مولانا عارف منظری ازہری اس کتاب کے تعلق سے اکثر دریافت کیا کرتے تھے، لیکن کتاب کا ایک بھی نسخہ دستیاب نہیں ہو پارہا تھا، کسی حوالہ کی تحقیق کے لئے مولانا عارف مکن پور شریف تشریف لائے، ہم شبیہ منظر ابوالوقار برادر خرد صاحبزادہ سید شاذر علی میاں نے لائبریری میں تلاشنا شروع کیا تو اچانک ایک کتاب کے اندر حضور والد محترم کی اس نایاب کتاب کے دو عدد مل گئے، شاذر میاں کی خوشی کی انتہا نہ رہی دوڑتے ہوئے کتاب لے کر آتے ہیں اور کہتے ہیں بھائی جس کتاب کو ہم لوگ بہت دنوں سے تلاش رہے تھے وہ مل گئی، مولانا عارف نے فوراً اس کی طباعت ثانیہ کا عریضہ پیش کیا تو شاذر علی میاں نے اس کے اہتمام اور نئے رنگ وڈھنگ یعنی حسب استطاعت تخریج کے ساتھ کتاب کو منظر عام پر لانے کی بات کی، مجھے بھی بے انتہا خوشی ہوئی اور میں نے کام شروع کرنے کے لئے کہ دیا ،عرس ابوالوقار وعرس منظر ابوالوقار کے نہایت قریب ہونے کے باوجود کہ کتاب کا کام ہونا مشکل امر تھا لیکن نہایت کم وقت میں اتنا بڑا کام انجام دیا، اللہ تعالیٰ عزیزم مولانا عارف منظری اور چھوٹے بھائی سید شاذر علی میاں کو نظر بد سے محفوظ رکھے اور خوب علم وعمل کی دولت عطا فرما کر دین وسنیت کا کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

بڑی ذرہ نوازی اور کرم فرمائی ہے عم محترم حضور حسان الہند کی جنہوں نے اپنی بے انتہا مصروفیت اور علالت طبع کے باوجود تقریظ جلیل تحریر فرما کر بچوں کی حوصلہ افزائی فرمائی، اللہ عم محترم کو صحت وعافیت کے ساتھ عمر خضر عطا فرمائے۔

اور میں دعا گو ہوں عالی جناب محمد اسلم خان بن محمد مستقیم خاں (گاندھی ساگر، مندسور، ایم۔ پی۔) اور محمد حنیف خان بن علا بیلی (بھان پورہ، مندسور، ایم ۔پی۔) کے لئے کہ جنہوں نے اس کتاب کی طباعت کی ذمہ داری لے کر اس کتاب کو منظر عام پر لانے میں خصوصی تعاون پیش کیا، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ''جو جس سے محبت کرتا ہے کل قیامت کے دن اس کا حساب اسی کے ساتھ ہوگا'' اس حدیث پاک کے صدقہ وتوسل سے اللہ تعالیٰ ان دونوں حضرات کو دنیا اور آخرت دونوں جہاں میں اپنے محبوبین کا قرب خاص عطا فرما کر کامیاب فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

الفقیر الی اللہ:

سید اظہر علی مداری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد لله رب العالمين ، والصلوة والسلام على من كان نبيا وآدم بين الماء والطين ، وعلىٰ آله الطاهرين الطيبين ، وعلىٰ أصحابه المهديين، وعلى عباد الله الصالحين أجمعين خصوصاً على قطب السموات والارضين بديع الحق والدين مدار العالمين ۔آمین۔

اس ماوراءادراک ہستی کے بارے میں لکھنے والے لکھتے رہے ہیں اور لکھتے رہیں گے ، بولنے والے بولتے ہیں بولتے رہیں گے ، زبانیں اور قلم آرائیاں بند نہیں ہیں ، لیکن ایسی عظیم المرتبت شخصیت جو تحت قباءقدرت ہے۔(۱)﴿ أوليائى تحت قبائى لا يعرفهم غيرى ﴾ کی صدائیں لگاتی ہے اور سوچنے سمجھنے والوں کو یہی جواب ملتا ہے (۲)﴿بل أحياء ولكن لاتشعرون﴾ آپ کے مرتبہ مداریت منتہی ولایت کا کوئی جز ایسا نہیں ہے جو اہل معرفت سے پوشیدہ ہو ، میرے دائرہ عقیدت ومحبت میں سرکار مدار العالمین کے بارے میں قلم اٹھانا ہی جسارت بیجا کے مترادف ہوگا ، مگر جواکابر اولیاء اللہ نے اپنے مشاہدہ سے اور اپنی اپنی کتابوں میں ارشادات قلم بند فرمائے ہیں اسے لکھنا باعث برکت ہی نہیں بلکہ سعادت دین ودنیا سمجھتا ہوں ، باوجود کم علمی کے یہ ہمت کر رہا ہوں کہ ان عبارت مقدسہ کی صرف زیارت ہی کرانے کی سعی کروں ، وہ محض اس لئے کہ شاید یہ جسارت بیجا ہی ہمارے اور آپ کے لئے فلاح دارین کا سبب بنے ۔آمین۔

---

(۱)(لطائف اشرفی ، لطیفہ چہارم ، مکتومان کے بیان میں ص ۱۱۸، ۱۱۹)

(۲)(سورۃ:البقرۃ ۲ ،آیت: ۱۵٤)

اللہ تبارک وتعالیٰ کو ''رب العالمین'' اور جناب رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ''رحمۃ للعالمین'' کیوں کہا جاتا ہے تمامی کلمہ گو حضرات جانتے اور مانتے ہیں۔

مگر حضرت سید بدیع الدین زندہ شاہ مدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو سادات فاطمی حسنی وحسینی ہیں ، ان کو ''مدار العالمین'' کیوں کہتے ہیں یہ نہیں معلوم!

حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: (۳)﴿میری آل مانند کشتی نوح علیہ السلام کے ہے جو اس پر سوار ہوا وہ پار لگا اور جو نہیں بیٹھا وہ ڈوب گیا﴾ ایک حدیث پاک میں یوں تحریر ہے'' (۴)﴿جس نے میری آل سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی جس نے ان سے عداوت کی اس نے ہم سے عداوت رکھی اور ہم سے عداوت رکھنے والا اللہ تعالیٰ سے جنگ کرنے کے لئے تیار ہو جائے﴾'' مشکوۃ شریف ''باب ذکر الیمن والشام'' میں ہے کہ حضور محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''شام میں ہمیشہ چالیس ابدال رہیں گے جن کی برکت سے زمین والوں پر بارشیں ہوں گی'' اس کی شرح مرقاۃ (۵) میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ﴿میری امت میں ہمیشہ تین سو اولیاء حضرت آدم علیہ السلام کے نقش قدم پر رہیں گے اور چالیس حضرت موسیٰ علیہ السلام کے نقش قدم پر رہیں گے اور سات حضرت ابراہیم علیہ السلام کے نقش قدم پر رہیں گے اور پانچ وہ ہیں جن کا قلب حضرت جبرئیل علیہ السلام کے قلب پر ہوگا اور

---

(۳) مشکوۃ شریف: باب مناقب اہل بیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم: **ألا إن مثل أهل بيتي فيكم مثل سفينة نوح من ركبها نجا ومن تخلف عنها هلك)**

(۴) امام متقی ہندی نے ''کنز العمال'' ج ۱۳، ص ۸۹، ط حیدر آباد ، میں۔امام ابن حجر نے ''الصواعق المحرقۃ'' ص ۱۵۳، میں۔امام احمد اور امام ترمذی نے بھی روایت کی ہے۔

(۵)(باب ذکر الیمن والشام ، عن عبد اللہ بن مسعود مرفوعا)

تین حضرت میکائیل کے قلب پر اور ایک حضرت اسرافیل کے قلب پر رہے گا، جب اس ایک کا انتقال ہوگا تو ان تین میں سے اس جگہ قائم ہوگا اور تین کی کمی ان پانچ میں سے اور پانچ کی کمی ان سات میں سے اور سات کی کمی چالیس میں سے اور چالیس کی کمی تین سو سے پوری کی جائے گی اور تین سو کی کمی عام مسلمانوں سے پوری کردی جاتی ہے ﴾

ابو عثمان فرماتے ہیں کہ ابدال چالیس ہیں اور امناء سات، خلفاء تین ہیں، قطب عالم ایک، اس ایک قطب عالم کو سوائے ان تین خلفاء کے کوئی نہیں پہچانتا۔ حضرت شیخ محی الدین ابن عربی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ قطب المدار سے مرکز عالم قائم ہے اس کے دو وزیر ہوتے ہیں داہنا اور بایاں، داہنا وزیر عالم ارواح کی اور بایاں عالم اجسام کی حفاظت کرتا ہے، ان کے ماتحت چار اوتاد ہیں، جو شرق و مغرب، جنوب و شمال کے محافظ ہیں اور سات ابدال، ہفت یعنی سات ولایتوں کے محافظ ہیں۔

صاحب تفسیر روح البیان نے فرمایا کہ قطب مدار کی وفات کے بعد اس کا بایاں وزیر اس کے قائم مقام ہوتا ہے اور داہنا بایاں بن جاتا اور نیچے سے کسی کو ترقی دیکر داہنا وزیر بنا دیا جاتا ہے اس سلسلہ میں داہنا بائیں سے افضل ہے داہنا وزیر جمالی اور اہل بقا میں سے ہے اور بایاں وزیر جلالی اہل فنا میں سے ہے۔

یہ تعداد ان اولیاء کرام کی بیان ہوئی جو تکوینی ولی اور اہل خدمت حضرات ہوتے ہیں جن کے ذمہ دنیا کا انتظام ہے اور باقی اولیاء اللہ شمار سے باہر ہیں۔

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے: جہاں چالیس متقی مسلمان جمع ہوں ان میں ضرور کوئی ولی ہوتا ہے۔

انہیں تشریعی ولی کہتے ہیں، ان میں سے بعض ولی خود اپنی ولایت سے بے خبر ہوتے ہیں۔

جس طرح آسمان کا قیام چاند تاروں سے ہے اسی طرح زمین کی بقا اولیاء اللہ سے ہے، ظاہری نور چاند سورج سے ہے اور باطنی نور اولیاء اللہ سے ہے، کلام الٰہی میں بڑے فضائل

آئے ہیں کہیں فرمایا: (۶) ﴿ انہیں مردہ بولو نہیں ﴾ کبھی فرمایا: (۷) ﴿ مردہ سوچو نہیں باوجود مرنے کے بھی یہ زندہ ہیں اپنے پروردگار کے پاس اور انہیں برابر رزق ملتا ہے ﴾ کہیں فرمایا: ﴿ انہیں خوف و ملال نہیں ﴾ کہیں فرمایا: (۸) ﴿ غم انہیں چھو نہیں سکتا ہے ﴾ (۹) ﴿ دنیا و آخرت کی بشارتیں ان کے لئے وقف ہیں ﴾ جیسے کشتی بغیر ملاح کے نہیں چل سکتی ایسے ہی کشتی حیات کا بغیر اولیاء اللہ کے منزل مقصود تک پہنچنا مشکل ہے۔

جیسے اعضاء بدن کے درمیان رگوں کے ذریعہ رابطہ قائم ہے اگر یہ بیچ میں نہ ہوں تو ان سب میں بے تعلقی ہوجائے، ایسے اولیاء اللہ کے ذریعہ نبی اور امت کے درمیان تعلق قائم ہے اگر یہ حضرات نہ ہوں تو امت اپنے پیغمبر سے بے تعلق رہ جاے، اولیاء اللہ حضور انور جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا زندہ معجزہ ہیں ان کے کمالات سے کمالات مصطفوی کا پتہ چلتا ہے کہ جب اس شہنشاہ کونین کے غلاموں میں یہ قدرت وقوت ہے تو آقا و مولیٰ میں کیا طاقت ہوگی! بجلی پاور

---

(۶) سورۃ: البقرۃ ۲، آیت: ۱۵۴۔

(۷) سورۃ آل عمران ۳، آیت: ۱۶۹۔

(۸) سورۃ: البقرۃ ۲، آیت: ۳۸، ۶۲، ۱۱۲، ۲۶۲، ۲۷۴، ۲۷۷۔ سورۃ: آل عمران ۳، آیت: ۱۷۰۔ سورۃ: المائدہ ۵، آیت: ۶۹۔ سورۃ: الانعام ۶، آیت: ۴۸۔ سورۃ: الاعراف ۷، آیت: ۳۵۔ سورۃ: یونس ۱۰، آیت: ۶۲۔ سورۃ: الاحقاف ۴۶، آیت: ۱۳۔)

(۹) سورۃ: یونس ۱۰، آیت: ۶۴۔

ہاؤس میں بنتی ہے اور کھمبوں کے ذریعہ شہروں اور دیہاتوں تک پہنچائی جاتی ہے پھر مختلف بلبوں وراڈوں کے ذریعہ روشنی حاصل کی جاتی ہے اسی سے بڑی بڑی فیکٹریاں چلتی ہیں اور کارخانہ حیات روزمرہ تیزی سے دوڑتا نظر آرہا ہے دنیا کے بڑے بڑے کام سر کئے جاتے ہیں۔

مدینہ منورہ ایمان وروح کا پاور ہاؤس ہے جہاں روحانی وایمانی بجلی تیار ہوتی ہے ہر سلسلہ تار اور ان کے مشائخ اس تار کے کھمبے ہیں اور اولیاء اللہ رنگ برنگ قمقمے ہیں ایک ہی بجلی کی روشنی ہے، مگر ان کا اختلاف طریق، مختلف قمقموں کی وجہ سے ہے پھر ان میں کوئی تیز پاور والا ہے اور کوئی ہلکا کوئی جلالی ہے اور کوئی جمالی ہے، جیسے بجلی کا کھمبا اکھیڑنے والا اور بجلی کا تار کاٹنے والا حکومت کا مجرم ہے، ایسے ہی اولیاء اللہ کا مخالف اور ان سے عداوت رکھنے والا حکومت الٰہی کا باغی اور مجرم ہے۔

(۱۰) حدیث قدسی ہے: ﴿جس نے ہمارے کسی بھی ولی سے عداوت کی تو میرا اس کے لئے اعلان جنگ ہے﴾ وہ اب اللہ کے ولی سے نہیں، اللہ کے قہر وغضب کا انتظار کرے۔

جیسے زمین کا قرار پہاڑوں سے ہے اگر ان پہاڑوں کی میخیں نہ ہوتیں تو زمین تھراتی، ایسے ہی عالم کا قرار اولیاء اللہ سے ہے یہ حضرات "عالم" کی میخیں ہیں، اس لئے ان اولیاء اللہ کی ایک جماعت کو "اوتاد" کہا جاتا ہے جیسے کہ (۱۱) حضرت شیخ عبدالعزیز محدث دہلوی نے تفسیر عزیزی میں آیت شریف: ﴿یوم ترجف الارض والجبال وکانت الجبال کثیبا مھیلا﴾ کے تحت فرمایا ہے کہ "ہلائی جائے گی زمین اور پہاڑ ریت کے تودوں کی طرح بکھر جائیں گے، یہ سب قطب المدار کی موت کے سبب سے ہوگا جن کی وجہ سے زمین وآسمان کا قیام ہے۔

(۱۰) بخاری شریف، باب: من انتظر حتیٰ تدفن۔

(۱۱) سورۃ: المزمل ۷۳، آیت: ۱۴۔

☆ حضرت محمد بن جعفر مکی رحمۃ اللہ علیہ "بحر المعانی" میں فرماتے ہیں: قطب المدار جب اپنے ماتحتوں، اقطاب واغواث نجباء ونقباء اوتاد وابدال کو لیکر مفقود ہوجائیں گے تو قیامت آجائے گی اور سب کچھ فنا ہوجائے گا۔

(۱۲) ☆ حضرت داؤد قیصری نے فرمایا کہ قطب المدار کے وجود کی برکت سے دنیاو آخرت کا قیام ومدار ہے۔

☆ حضرت علی ہجویری داتا گنج بخش لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب "کشف المحجوب" کے حاشیہ میں تحریر ہے کہ قطب المدار وہ ہوتا ہے جس کے ہاتھ میں کائنات عالم کی باگڈور ہوتی ہے وہ جس طرح چاہے عالم کا رخ موڑ دے۔

(۱۳) ☆ مراۃ الاسرار میں لکھا ہے کہ قطب عالم ہر زمانے میں ایک ہوتا ہے تمام عالم کے موجودات کا وجود اسی کے وجود سے وابستہ ہوتا ہے، قطب عالم کو ہی قطب الاقطاب، قطب الارشاد، فرد الافراد، قطب المدار بھی کہتے ہیں۔

(۱۴) ☆ حضرت شیخ محقق راسخ علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ مدار وہ ہوتا ہے جس سے سارا عالم فیض حاصل کرتا ہے اور وہ بلاواسطہ اللہ تعالیٰ سے مستفیض ہوتا ہے۔

(۱۲) مراۃ الاسرار، ص ۹۱۔ اردو ترجمہ: مولانا الحاج کپتان واحد بخش سیال چشتی، اشاعت: محرم ۱۴۱۸ھ، ۱۹۹۷ء، ناشر: مکتبہ جام نور ۴۲۲ مٹیا محل جامع مسجد دہلی۔

(۱۳) مراۃ الاسرار اردو ص ۹۱۔ اقتباس الانوار بحوالہ: در المنظم فی مناقب غوث اعظم، تصنیف: حافظ شاہ محمد علی انور قادری۔ ص ۵۸۔۵۹۔

(۱۴) مراۃ الاسرار، ص ۹۱، میں بھی یہ مضمون بروایت داؤد قیصری منقول ہے۔

☆ دوسری جگہ اسی طرح فرماتے ہیں کہ مدار وہ ہوتا ہے جس کی طرف موجود مخلوق، ہرشئی اس کا دورہ کرے اور اگر مدار باقی نہ رہے گا تو کچھ بھی نہ رہے گا۔

(۱۵) ☆ حضرت غلام علی نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ نے ''درالمعارف'' میں اس طرح فرمایا ہے: حق سبحانہ تعالیٰ نظام کائنات اور گمراہوں کی رہنمائی وہدایت حضرت قطب المدار کے سپرد کردیتا ہے اور آپ کا مرتبہ بڑا شان والا ہے۔

---

(۱۵) درالمعارف، ص ۱۴۷، ملفوظات حضرت شاہ غلام علی۔ تصنیف: حضرت شاہ رؤوف احمد علیہ الرحمہ۔ مطبوعہ: استنبول۔ (روزے درمجلس شریف ذکراقطاب آمد، حضرت ایشاں فرمودندکہ حق سبحانہ تعالےٰ اجرای کارخانہ ہستی وتوابع ہستی قطب مداررا عطا می فرماید، وہدایت وارشادورہنمائی گمراہاں بدست قطب ارشادمی سپارد، بعدازاں فرمودندکہ حضرت بدیع الدین شاہ مدارقدس سرہ قطب مدار بودندوشان عظیم دارند، وایشاں دعاے کردہ بودندکہ الٰہی مرا گرسنگی نشودولباس من کہنہ نہ گردد، بعدازاں دعادرتمام عمر بقیہ طعامے نخوردندولباس ایشاں کہنہ نگشت، ہموں یک لباس تابہ ممات کفایت کرد۔)

ترجمہ: ایک دن مجلس شریف میں اقطاب کا ذکر آیا، حضرت نے فرمایا کہ حق سبحانہ تعالیٰ نے کارخانہ ہستی وتوابع ہستی کا جاری کرنا قطب مدار کو عطا فرمایا ہے اور گمراہوں کی رہنمائی وہدایت وارشاد کا کام قطب ارشاد کے سپرد فرمایا ہے، اس کے بعد فرمایا کہ حضرت بدیع الدین قطب مدار قدس سرہ قطب مدار تھے اور بڑی شان رکھتے تھے، انہوں نے دعا کی تھی کہ الٰہی! مجھے بھوک نہ لگے اور میرا لباس پرانہ نہ ہو، ایسا ہی ہوا کہ اس دعا کے بعد بقیہ تمام عمر کوئی کھانا نہیں کھایا اور ان کا لباس میلہ نہیں ہوا، وہی ایک لباس وفات تک کافی رہا۔

(۱۶) ☆ حضرت قدوۃ الکبریٰ شیخ محی الدین اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ''فتوحات مکیہ'' میں ارشاد فرمایا ہے کہ قطب المدار سے اعلیٰ مرتبہ سوائے نبوت تامہ کے اور کوئی نہیں ہے قطب المدار صدیقوں کا سردار ہوتا ہے۔ اور فرمایا کہ پروردگار عالم محفوظ رکھتا ہے کل دائرہ وجود کو عالم کون وفساد سے۔

(۱۷) ☆ صاحب ''درالمنظم فی مناقب غوث الاعظم'' بروایت صحیحہ یوں رقم طراز ہیں کہ جب اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے کسی بندے کو مرتبہ قطب المدار سے سرفراز فرماتا ہے تو اس کے لئے عالم مثال میں ایک تخت بچھایا جاتا ہے، اس پر اس کو بیٹھا دیا جاتا ہے اس کا طلبگار تمام عالم ہے، پھر اس کے لئے حلے ظاہر ہوتے ہیں یہ سب قطب المدار کو پہنا کر تاج کرامت دیا جاتا ہے، اس وقت اس کی حالت خلیفہ کی ہوتی ہے پھر اللہ تعالیٰ حکم فرماتا ہے تمام عالم کو کہ اس سے بیعت کریں ،اس شرط پر کہ ہر شخص اس کی اطاعت کرلے، سارا عالم اس کی بیعت میں داخل ہوتا ہے اور تمام ملائکہ آکر بیعت ہوتے ہیں اور اس سے علم الٰہی کے متعلق کوئی مسئلہ ضرور پوچھتے ہیں اور وہ مرتبہ کی حیثیت سے ارشاد فرماتا ہے۔

عبارات مذکورہ سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ حضرت سید بدیع الدین زندہ شاہ مدار رضی اللہ عنہ کو مدار العالمین کہنا چاہئے۔

مدار ایک کلمہ ہے جو منتہٰی ولایت کا درجہ ہے، تمام عالم پر اس کا تصرف وفیض عام ہوتا ہے، جیسا کہ (۱۸) صاحب فتوحات نے فرمایا ہے: قطب المدار سے اعلیٰ مرتبہ سوائے نبوت

---

(۱۶) درالمنظم فی مناقب غوث اعظم، تصنیف: حافظ شاہ محمد علی انور قادری۔ ص ۵۰۔

(۱۷) درالمنظم فی مناقب غوث اعظم، ص ۵۴۔

(۱۸) درالمنظم فی مناقب غوث اعظم، ص ۵۰-۵۱۔

پھر سنو غور سے سنو ہوشیار خبردار! یہ ہیں حضرت قطب المدار آل پیغمبر کردگار ان سے جو ملا بیڑا اس کا پار، اسی کو قرار جوان سے ہوا فرار اس کا نہیں مدار نہ سکون نہ دیار ہوگا، وہ کندہ نار، جلتا ہے تو جلتا رہے، جوان کا نہیں وہ کہیں کا نہیں اس کے لئے خدائی جنگ کا اعلان جواس کے دوستوں سے بھڑے گا دنیا ہی میں سڑے گا۔

جو بھی ہے تیرے سلسلہ عالی کا منکر
ایسوں کا ٹھکانہ نہ یہاں ہے نہ وہاں ہے

ایسے بہت سے اقوال جو بزرگان دین نے مشاہدہ وکشف سے اپنی اپنی کتابوں میں قلم بند فرمائے ہیں ان سے اور حدیث پاک سے مطابقت ثابت ہوتی ہے کہ حضرت سید بدیع الدین زندہ شاہ مدار علیہ الرحمۃ والرضوان کو مدار العالمین کہنا چاہئے اور کہنے سے جو رو کے وہ باغی ہے خدا کا، اپنی عاقبت خراب کرنے کے لئے تیار ہو جائے، تفصیل کے لئے حضرت علامہ سید ابوالوقار جعفری طیفوری قدس سرہ کی ذوالفقار بدیع کا مطالعہ فرمائیں اور مصنف کے حق میں دعا فرمائیں کہ پروردگار عالم ہم کو اور آپ کو اہانت اولیاء اللہ سے محفوظ رکھے اور ان کی عظمتوں کو ہمارے دلوں میں نقش کر دے۔ آمین۔

سبحان ربک رب العزۃ عما یصفون وسلام علی المرسلین والحمد للہ رب العالمین.

اعلان

انشاء اللہ تعالیٰ حضور غوث زماں امام التصوف ابوالاظہر سیدی و مرشدی سید محمد منظر علی علیہ الرحمۃ والرضوان کی ایک اور تصنیف لطیف ''خدمات اہل باطن'' مستقبل قریب میں آپ حضرات کے ہاتھوں میں ہوگی۔ دعاؤں کے ساتھ انتظار فرمائیں۔

سید عرفات علی مداری

AL-MADAR OFFSET, KANPUR MOB. : 8795601301